خطبہ نمبر ۲۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۲۲۹
جلد ۷۴/۳۹ | ہفتہ ۲۲ صفر ۱۴۱۰ھ ، ۲۳ تبوک ۱۳۶۸ ہش ، ۲۳ ستمبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۱۵

خوشی اور تشکر کیساتھ فکر کے جذبات

"افریقہ میں اس کثرت سے احمدیت کی طرف رجحان ہوا ہے کہ خوشی اور تشکر کے جذبات کے ساتھ اسی قدر فکر کے جذبات نے بھی دل کو گھیر لیا ہے کہ ان لوگوں کی تربیت ہم کیسے کریں گے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۸۹ء)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان پر قبض اور بسط کی حالت آتی ہے۔ بسط کی حالت میں ذوق اور شوق بڑھ جاتا ہے اور قلب میں ایک انشراح پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجّہ بڑھتی ہے۔ نمازوں میں لذّت اور سرور پیدا ہوتا لیکن بعض وقت ایسی حالت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ذوق اور شوق جاتا رہتا ہے اور دل میں ایک تنگی کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ جب یہ صورت ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور پھر درُود شریف بہت پڑھے۔ نماز بھی بار بار پڑھے۔ قبض کے دور ہونے کا یہی علاج ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صہ ۱۰)

"قرآن شریف سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جبتک انسان کی فطرت میں سعادت اور ایک مناسبت نہ ہو ایمان پیدا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کے مامور اور مُرسل اگرچہ کھُلے کھُلے نشان لیکر آتے ہیں مگر اسمیں بھی کوئی شُبہ نہیں کہ ان نشانوں میں ابتلاء اور اخفاء کے پہلو بھی ضرور ہوتے ہیں۔ سعید جو باریک بین اور دُوربین نگاہ رکھتے ہیں اپنی سعادت اور مناسبتِ فطرت سے اُن امور کو جو دوسروں کی نگاہ میں مخفی ہوتے ہیں دیکھ لیتے ہیں اور ایمان لے آتے ہیں لیکن جو سطحی خیال کے لوگ ہوتے ہیں اور جن کی فطرت کو سعادت اور رُشد سے کوئی مناسبت اور حصہ نہیں ہوتا وہ انکار کرتے ہیں اور تکذیب پر آمادہ ہو جاتے ہیں جس کا بُرا نتیجہ اُن کو برداشت کرنا پڑتا ہے"

(ملفوظات جلد پنجم صہ ۱۱)

"اب غور سے دیکھو کہ حضرت ابوبکرؓ نے اسوقت کوئی نشان یا معجزہ نہیں مانگا بلکہ سُنتے ہی ایمان لے آئے اور دعوٰی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے بھی نہیں سُنا بلکہ ایک اور شخص کی زبانی سنا اور فوراً تسلیم کر لیا۔ یہ کیسا زبردست ایمان ہے روائت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے سُن کر اس میں جھُوٹ کا احتمال نہیں سمجھا۔

دیکھو حضرت ابوبکرؓ نے کوئی نشان نہیں مانگا یہی وجہ تھی کہ آپکا نام صدیق ہوا۔ سچّائی سے بھرا ہوا۔ صرف منہ دیکھ کر ہی پہچان لیا کہ یہ جھوٹا نہیں ہے۔ پس صادقوں کی شناخت اور انکا تسلیم کرنا کچھ مشکل امر تو نہیں ہوتا۔ اُن کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں لیکن کور باطن اپنے آپ کو شبہات اور خطرات میں مبتلا کر لیتے ہیں وہ لوگ بڑے ہی بدقسمت ہوتے ہیں جو انتظار ہی میں اپنی عمر گزار دیتے ہیں اور پردہ برانداز ثبوت چاہتے ہیں ان کو معلوم نہیں کہ جیسا خود اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔ انکشاف کے بعد ایمان نفع نہیں دیتا۔ نفع میں وہی لوگ ہوتے ہیں اور سعادت مند وہی ہیں جو مخفی ہونے کی حالت میں شناخت کرتے ہیں۔" (ملفوظات جلد پنجم صہ ۲۴)

ناصرات الاحمدیہ کی کھیلیں

مقابلے ملتوی

آل پاکستان ناصرات الاحمدیہ کی پہلی سالانہ کھیلوں کے مقابلہ جات جو نومبر میں منعقد کئے جا رہے تھے۔ سکولوں کے سالانہ امتحانات کے پروگرام میں تبدیلی کی وجہ سے فروری تک ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ اب یہ مقابلہ جات آل پاکستان لجنہ ایتھلیٹکس کے ساتھ ہی فروری کے دوسرے ہفتہ میں منعقد کئے جائینگے۔ تمام صدر صاحبان اور سیکرٹریان ناصرات وقت کی تبدیلی نوٹ کر لیں اور اسکے مطابق بچیوں کو تیار کروائیں۔

(سیکرٹری صحتِ جسمانی لجنہ مرکزیہ)

اسیران راہِ مولیٰ کیلئے خصوصی درخواست دعا

جماعت احمدیہ کے کئی افراد ملک کی مختلف جیلوں میں قید ہیں۔ یہ اسیرانِ راہِ مولیٰ احباب جماعت کی خصوصی توجہ اور دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام اسیران راہِ مولیٰ کو رہائی عطا کرے۔ اپنے فضلوں سے نوازے اور ہمت واستقامت سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسیری کی مشکلات کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔

جس علم کے ساتھ آسمانی نور نہیں وہ علم نہیں جہل ہے (از آلہ اوہام حصہ ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا تمدن ہی زندہ رہنے والا تمدن ہے

مغربی قومیں اپنی ہلاکت کے سامان خود تیار کر چکی ہیں

یہ قومیں اپنی لذات کی غلام بن چکی ہیں اور یہی چیز انکے تمدن کو ہلاک کرنے کا موجب بن رہی ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم ستمبر ۱۹۸۹ء بمقام نووا۔ نارتھ ویلز کا خلاصہ

لندن : سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم ستمبر ۱۹۸۹ء کو خطبہ جمعہ برطانیہ کے مقام نارتھ ویلز کے شہر نووا NOVA میں ارشاد فرمایا۔

حضور نے سورۃ کہف کی آیات ۸ تا ۱۱ کی تلاوت فرمائی اور انکا ترجمہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ قرآن کریم کی جو یہ آیات میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں۔ یہ سورۃ کہف کے پہلے رکوع سے لی گئی ہیں۔ ان آیات کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ ہم نے جو کچھ زمین پر ہے اسے بے حد کشش کا موجب بنایا ہے، زینت کا موجب بنایا ہے لیکن ہم ان تمام زینتوں کو کلیتًا تباہ کر دیں گے اور جو کچھ بھی زمین پر ہے اُسے ویرانہ بنا کر چھوڑ دیں گے۔ اسکے معاً بعد پھر فرمایا۔ کہ کیا اس بات پر تو تعجب کرتا ہے کہ خدا کے کچھ بندے ایسے بھی تھے جنہوں نے غاروں میں رہنا زیادہ پسند کیا بجائے اس کے کہ وہ زمین کی سطح پر رہتے اور ان لوگوں کی دعا یہ تھی کہ اے خدا تو ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما اور اسی رحمت کے ہم محتاج ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ یہ آیات اصحاب الکہف سے تعلق رکھتی ہیں اور تاریخی لحاظ سے اب تک قرآن کریم کا مطالعہ کرنے والے یا تاریخ کا مطالعہ کرنے والے یہ جانتے ہیں کہ آغاز میں عیسائیت پر ایک ایسا دور آیا تھا کہ جب زمین کی سطح پر رہنا ان کے لئے ناممکن ہو گیا تھا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ اس وقت زمین کی سطح پر بسنے والے دنیا کی رونقوں، لذتوں اور چمک دمک میں اپنے آپ کو ایسا فراموش کئے ہوئے تھے کہ وہ خدا کو بالکل بھول چکے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کے تمدنی پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا یہ آیات مادہ پرستی کے بعض اہم ادوار پر بحث کرتی ہیں بسا اوقات انسان کی تاریخ میں ایسا دور آتا ہے۔ کہ سطح زمین پر ہر قسم کی لذتیں، ہر قسم کی بنیادی چمک انسان کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے اور اسکی توجہ خالصتًا دنیا کی لذتوں کی جستجو میں منہمک ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں یہ ناممکن ہے۔ کہ وہ انسان جو دنیا کی رونقوں اور دنیا کے ظاہری حُسن سے عشق لڑا بیٹھا ہو۔ وہ خدا کو یاد رکھ سکے۔ مگر ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ ایسے موقع پر خدا کے کچھ بندے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو زیر زمین رہنا پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ جو دنیا کے جدید تقاضوں کو پورا نہ کرتے ہوں انکے رہن سہن کو دنیا والے پرانے زمانہ کے رہن سہن کہا کرتے ہیں۔ گویا وہ غاروں میں بسنے والے زمانہ کے لوگ ہیں۔ چنانچہ اس تمدنی تقابل کے نقطہ نگاہ سے قرآن کریم کی یہ آیات انہی دو قسم کے بندوں کے ظاہر ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس صورت میں ہماری تقدیر کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ جو بھی دنیا کی لذتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ انکو اور ان کے معاشرے کو ہم ملیامیٹ کر دیں گے۔ اور انکی زینتوں سمیت انکو مٹا دیں گے۔ اور ایسے موقع پر ایک نئی تہذیب اُبھرے گی۔ اور وہ غاروں میں بسنے والوں کی تہذیب ہو گی۔ جو خدا کی خاطر پسماندہ کہلائے۔ اور پرانے وقتوں میں شمار کئے گئے۔ اس وقت پھر سب کچھ انکا ہو گا۔ اور وہ خدا سے یہ دُعا کریں گے۔ ہم تو پہلے بھی تیری رحمت کے طالب تھے۔ اب بھی تیری ہی رحمت کے طالب ہیں۔ ہمیں تو نے جو نیا تمدن عطا کرنا ہے۔ وہ اپنی مرضی اور اپنی رحمت کے مطابق عطا فرما۔ اور اپنی طرف سے ہمارے لئے ہدایت کے راستے کھول دے۔ اور ایک ایسی تہذیب عطا فرما۔ جو رُشد، عقل کی تہذیب ہو۔ اور اس تہذیب کے نتیجے میں انسان اپنی ترقیات سمیت دنیا سے مٹا نہ دیا جائے۔ بلکہ وہ خدا کی خاطر خدا کی ذات سے وابستہ ہو کر زندہ رہنے کا گُر سیکھ لے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ پیغام ہے جو ان آیات میں ہمیں دیا گیا ہے۔ اور اس میں کسی ایک زمانے کے انسان کا ذکر نہیں۔ بلکہ تمام انسانی تاریخ بار بار اپنے آپکو اس نقطہ نگاہ سے دہراتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ بسا اوقات ایسی قومیں سطح زمین پر ابھریں۔ جنہوں نے دنیاوی ترقیات کیں۔ مگر اسکے نتیجے میں وہ آسائش میں ایسا ڈوب گئے۔ کہ محض دنیا کی زینت کے غلام بن کر رہ گئے۔ اور خدا کو انہوں نے بھلا دیا۔ اور پھر اسی دور میں یعنی ہر ایسے دور میں خدا کے ایسے بندے بھی آپکو دکھائی دیں گے۔ جن کو دنیا کی ان لذتوں سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اور وہ دنیا میں رہتے ہوئے بھی اس زمانے کے نہیں بلکہ قدیم زمانوں کے انسان دکھائی دیا کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے دنیا کے ان لذت پرستوں کو تو مٹا دیا۔ اور ان قدیم زمانے میں بسنے والے انسانوں کو زندہ رکھا یہ تاریخ کا وہ بار بار دُہرایا جانے والا سبق ہے۔ جو ان آیات میں ہمیں ملتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج مغربی تہذیب خصوصیت کے ساتھ ایسے تمدن کی فریفتہ ہو چکی ہے۔ جو دنیا کی ظاہری لذتوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اور یہ دنیا اس درجہ دنیاوی لذتوں کی غلام ہو چکی ہے کہ اس سے رہائی اور چھٹکارے کی بظاہر کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔ آج جب آپ انکو یہ پیغام دیں کہ خدا کی خاطر تم شراب نوشی سے، ناچنے سے اور گانے سے پرہیز کرو۔ اور تم ایک سادہ عام پاکیزہ معاشرے کی طرف واپس لوٹ آؤ۔ تو وہ آپکو اسطرح دیکھیں گے۔ جسطرح کہ آپ پاگل ہو چکے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ کونسا جدید ترقی یافتہ معاشرہ ہے جو شراب اور ناچ گانے کے بغیر زندہ رہ سکے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دین حق اور دیگر مذاہب میں جو فرق ہیں۔ ان پر غور کر کے دیکھیں۔ تو ان دوسری قوموں پر یہ ثابت کرنا کوئی مشکل نہیں کہ قرآنی تعلیم زیادہ معقول، دلنشین اور اس لائق ہے کہ انسان اس تعلیم کو عقلی لحاظ سے اپنا لے۔ چنانچہ جہاں تک عقلی تقاضوں کا تعلق ہے دین حق کی تعلیم کی برتری غیروں پر ثابت کرنا ہرگز مشکل نہیں۔ یہ بات ثابت کرنا کچھ مشکل نہیں کہ ایک ایک ہی ہے۔ اور ایک تین نہیں ہو سکتا۔ اور تین ایک نہیں ہو سکتے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

عیسائیت کے جو یہ اعتقادی عقیدے ہیں۔ ان پر عملاً آج کے مغربی نوجوان کو اعتماد نہیں رہا۔ لیکن اس کے باوجود وہ مسلمان ہونے پر تیار نہیں ہوگا کیونکہ وہ اس معاشرے کے اندر جکڑا ہوا ہے۔ جس معاشرے کا قرآن کریم نے نقشہ کھینچا ہے۔ کہ اتنی کشش ہم نے سطح زمین پر رونما ہونے والی چیزوں میں پیدا کر دی ہے۔ کہ لوگ اس کشش سے قلبی طور پر اس طرح وابستہ ہو جاتے ہیں کہ گویا اس کے غلام ہو چکے ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب اس نقطۂ نگاہ کا جب آپ مزید تجزیہ کریں۔ تو ایک بڑی دلچسپ صورت یہ سامنے آتی ہے۔ کہ ایک ہی چیز کا نام آزادی بھی رکھا جا سکتا ہے۔ اور اسی چیز کا نام غلامی بھی رکھا جا سکتا ہے۔ جب کوئی دین حق کے سادہ اور پاکیزہ معاشرے کی طرف آنے کی دعوت دیتا ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم آزاد منش قومیں ہیں ہم صرف اسی پیغام کو قبول کرنے پر تیار ہیں جو انسانی آزادی کا علمبردار ہو۔ اور بے وجہ پابندیوں میں نہ جکڑے۔ اور اس نقطۂ نگاہ سے دین حق کی تعلیم انکو پابندیوں کی تعلیم دکھائی دیتی ہے۔ پس اس معاشرے کی خوبصورتی پر فدا ہونے والے لوگ اپنی آزادی کے خلاف یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کے نام پر انہیں پابندیوں کی طرف بلایا جا رہا ہے لیکن قرآن کریم جس نقطۂ نگاہ سے ان باتوں کو پیش کرتا ہے۔ اس کے لحاظ سے ذرا اس منظر کا زاویہ بدل کر دیکھیں۔ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ تو غلامی ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جو بالآخر ایسے معاشروں اور تمدنوں کو ہلاک کرنے کا موجب بنا کرتی ہے۔ کیونکہ ایسا معاشرہ جن بنیادوں پر قائم ہوتا ہے وہ بنیادیں کھوکھلی ہوتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض قوموں کو جوں جوں زیادہ چمک دمک والی اور تیز تر زندگی بسر کرنے والی عادت پڑتی چلی جاتی ہے۔ ان کی اقتصادیات اتنی ہی زیادہ ان لذت یابیوں کی محتاج ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور ان عادتوں کی بقا کے لئے پھر ان کو مزید اور مزید دولتوں کی ضرورت پڑتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ طرز زندگی بے حد مہنگا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آج ساری مغربی دنیا میں ہی نہیں۔ بلکہ تیسری دنیا کے غریب ممالک میں بھی یہ رخ آپ کو برابر دکھائی دے گا۔ کہ وہاں حصول لذت کی وجہ سے انسانی زندگی گزشتہ دس سالوں کی نسبت بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اور زندگی کا رخ مزید اور مزید لذت کی طرف اتنا آگے بڑھ چکا ہے کہ اس کے نتیجہ میں معاشرہ کے غریب حصوں کی طرف سے توجہ ہٹ گئی ہے۔ اور انسانی خیالات پر خود غرضی اتنی غالب آ چکی ہے۔ کہ جن قوموں کو ایسی لذتوں کی عادت پڑ چکی ہے۔ ان کے لئے ناممکن ہے کہ وہ قربانی کر کے اپنے غریب بھوکے ہم جنس بھائیوں کے لئے کچھ دیر ان لذتوں سے منہ پھیر لیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب افریقہ بھوکا مر رہا تھا۔ تو ان قوموں نے اسے کھانا پہنچانے کے لئے میوزک سے ہی کام لیا۔ اور انسانی ہمدردی کے اظہار کے لئے وہی چیز انہوں نے استعمال کی۔ جو دراصل انسانی تباہی کا موجب ہے۔ جس سے آپ کو اندازہ ہوگا۔ کہ دنیا کی لذت یابی کی عادت کیسی خوفناک چیز ہے۔ یہاں تک کہ اگر وہ انسانی ہمدردی میں کچھ کرنا بھی چاہیں تو نہیں کر سکتے بلکہ وہ انسانی ہمدردی بھی لذت یابی کی شکل میں ہی ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ امر واقعہ یہ ہے کہ اگر سارا مغرب ایک روز کی شراب نوشی سے باز آجاتا تو یہ تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لئے جس طرح وہ تحریک کامیاب ہوئی۔ اسی سے ہی پتہ چلتا ہے کہ یہ تو دنیا کی لذتوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اور انہی لذتوں کے ذریعہ ان کے انسانی ہمدردی کے جذبات ابھرتے ہیں ورنہ نہیں ابھر سکتے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب قوموں کے یہ حالات ہو جائیں تو پھر لازماً اقتصادی بحران آیا کرتے ہیں۔ جہاں بھی اقتصادی حالات گریں گے وہاں وہ جرائم کر کے ان لذتوں کے حصول کی کوشش کریں گے۔ اور اس طرح وہاں سے امن اٹھ جائے گا لیکن ایسی گندی عادت انکو پڑ چکی ہے کہ اب اس سے یہ بچ نہیں سکتے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ حالات تمام مغربی ممالک میں ظاہر ہونا شروع ہو چکے ہیں۔ اور اقتصادی ماہرین اس صورت حال کو سمجھ چکے ہیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افریقہ، تیسری دنیا کے دیگر ممالک اور برطانیہ کی اقتصادی حالت کا تجزیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جن عناصر کا میں نے ذکر کیا ہے وہ ایسے قدرتی عناصر ہیں کہ جنکو دنیا کی کوئی بھی حکومت شکست نہیں دے سکتی۔ یہ اپنے اپنے وقت پر ضرور سر اٹھاتے ہیں اور کوئی حکومت ان سے نبرد آزما نہیں ہو سکتی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جن حالات کا نقشہ میں نے آپ کے سامنے کھینچا ہے اگر آپ ان پر غور کریں تو آپکو معلوم ہوگا۔ کہ ساری مغربی ترقی ہلاکت کی طرف رخ کر چکی ہے اور ایسے اقتصادی بحران جب مزید بڑھتے ہیں تو پھر عارضی جنگوں پر ہی منتج ہوا کرتے ہیں۔ اور ان کے بغیر کوئی چارہ نہیں رہا کرتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لیکن ایسی قومیں جن کا تمدن صاف اور پاکیزہ ہو۔ وہ تو خطرناک سے خطرناک اقتصادی بحران کا بھی بڑے آرام سے مقابلہ کر سکتی ہیں۔ کیونکہ ان کو دنیاوی لذت یابی کی عادتیں نہیں ہوا کرتی۔ پس یہ جسے آزادی کہتے ہیں یہ دراصل اس کے ایسے غلام ہو چکے ہیں کہ ان سے چھٹکارا نہیں پا سکتے۔ ان لذتوں کو جاری رکھنے کیلئے ہر قسم کی قربانی دوسروں سے لیں گے۔ مگر خود ان قربانیوں کے اہل نہیں رہے۔ پس قرآن کریم نے جو نقشہ کھینچا ہے یہ لفظاً لفظاً درست ہے اور بہت ہی گہرا نقشہ ہے۔ اور یہی چیز ہے جو مختلف زمانوں میں آپ کو ظاہر ہوتی اور پھر قوموں کو ہلاک کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ ہلاک ہونے والی قوموں کے کھنڈروں سے ہی ہمیشہ نئی قومیں ابھرا کرتی ہیں۔ پس ان باتوں کو سمجھتے ہوئے میں آپ کو جو ویلز (WALES) کی ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے معاشرے کو صرف اعتقادی لحاظ سے دین حق کی برتری سے آگاہ نہ کریں بلکہ ان کو تنبیہہ کریں اور انہیں بتائیں کہ تم غلط راستوں پر چل پڑے ہو۔ منطقی نتائج کے طور پر ان پر ثابت کریں کہ تمہارا انجام ہلاکت ہے۔ اس لئے تمہیں لازماً واپس لوٹنا ہوگا۔ اور صرف دین حق کا معاشرہ اور تمدن ہی ہے جو دل کا سچا امن تمہیں عطا کر سکتا ہے۔ پس احمدیوں کو ان قوموں کو یہ سمجھا کر اپنے دین کی طرف بلانا چاہیئے کہ تمہارا تمدن اور تہذیب زندہ رہنے کے لائق نہیں ہے اور اگر تم اسی طرح آگے بڑھتے چلے گئے تو قرآن کریم کی ہر پیشگوئی لازماً پوری ہو گی۔ کہ ہم نے جو کچھ بھی زینتیں زمین پر بنائی ہیں۔ ایک دن ہم ان سب کو ہلاک کرنے والے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہلاکت کے یہ سامان یہ قومیں خود تیار کر چکی ہیں۔ انہوں نے ایسے ایسے بم ایجاد کر لئے ہیں کہ اگر ان کا سوواں حصہ بھی چل جائے تو اس زمین پر سے زندگی اٹھ جائے۔ پس باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ بظاہر غاروں کے معاشرہ سے تعلق رکھتی ہے۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہی وہ تمدن ہے جو دنیا میں زندہ رہے گا اور اسی نے آئندہ تمدنوں کی بنیاد ڈالنی ہے۔

پس خدا کی طرف لوٹنا، خدا سے محبت میں لذت پانا ہی زندگی کا راز ہے۔ جو اس دنیا کی زندگی کی ضمانت بھی دیتا ہے اور دوسری دنیا کی زندگی کی بھی ضمانت دیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کو کیوں جاری کیا گیا

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء۔ الفضل جلد ۳۰ صفحہ ۲۸۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات
نون ۔ سیین

برازیل کا ملکی دستور

برازیل ۳۱ مارچ ۱۹۶۴ء سے ۱۵ مارچ ۱۹۸۵ء تک فوجی حکومت کے ماتحت رہا۔ اس حکومت کے خاتمے سے کچھ عرصہ قبل آزادی کی لہر نے زور پکڑا اور آخرکار فوجی حکومت کو اقتدار چھوڑنا پڑا۔ اس موقعہ پر ٹن کریڈو نیوز (TAN-CREDO NEVES) کو عبوری صدر منتخب کیا گیا اور انکے بعد "جوسے سارنے" (JOSESARNEY) کو باقاعدہ مستقل صدر بنایا گیا۔ انہوں نے اپنی صدارت کے تین ماہ گذرنے پر کانگریس کو ہدایت کی کہ وہ کنسٹی ٹیوشنل اسمبلی بلائے۔ اس اسمبلی کو بلانے کا اعزاز کانگریس کے ڈپٹی اولسس گماریس کو حاصل ہے جو اس اسمبلی کے صدر بھی چنے گئے۔ فوجی حکومت کے ایام میں یہ صاحب مخالف پارٹی کے لیڈر تھے۔ اور اب اکثریتی پارٹی کے۔

جو کنسٹی ٹیوشن اس اسمبلی نے تیار کی اس کی خصوصیات کے پیش نظر اسے "شہری کنسٹی ٹیوشن" کہا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے انسانی حقوق قائم کئے گئے اور بنیادی شہری حقوق ہر شخص کو واپس دئے گئے اور اس بات کا بھی اہتمام کیا گیا کہ ہر قسم کے آمرانہ رویے سے نجات بھی حاصل کی جائے اور آئندہ اسے سر اٹھانے کا موقعہ بھی نہ دیا جائے۔ اس کنسٹی ٹیوشن کے ذریعے برازیل کے باشندوں کو آزادی حاصل ہوئی اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے مواقع ملے۔ خاص طور پر ایسی دفعات کے ذریعے جن میں ہر فرد کی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے۔ مزدور طبقے کے حقوق کا بھی اس میں ذکر ہے اور سیاسی آزادی کے ساتھ ساتھ صحت تعلیم خاندان اور معاشی تحفظ اور عدل کا قیام کیا گیا ہے۔ قانون کی نظروں میں سب لوگ برابر ہیں کسی شخص پر تشدد نہیں کیا جا سکتا۔ نہ کسی غیر انسانی رویے سے کسی کی تذلیل کی جا سکتی ہے آزادی اظہار کی ضمانت دی گئی ہے۔ آزادی ضمیر، مذہب، سیاست، فلاسفی عقیدہ کو ایسے تحفظات فراہم کئے گئے ہیں کہ کسی کو دوسرے پر ممیز نہ کیا جا سکے اس طرح انفرادی نجی زندگی کو تحفظ دیا گیا ہے۔ ہر شخص کی عزت اور اس کی شہرت کو محفوظ کیا گیا ہے۔ خاندانی روایات کو ہر شخص کے لئے اس کے اپنے کردار کے اظہار کا ذریعہ بنایا گیا ہے

پولیس کسی شخص کو کسی صورت میں حراست میں نہیں لے سکتی سوائے اس کے کہ اس شخص سے کوئی جرم سرزد ہوا ہو۔ یا باقاعدہ عدالتی وارنٹ اس کے خلاف جاری ہو چکا ہو۔ جب بھی کسی کو گرفتار کیا جائے تو اس کی گرفتاری اور مقام حراست کی عدالتی حکام کو اطلاع دینا لازمی ہے۔ اسی طرح گرفتار شدہ شخص کے خاندان کو اطلاع دینا بھی پولیس کے فرائض میں شامل ہے۔ یہ لازمی بات ہے کہ ملزم کو اس کے حقوق سے آگاہ کیا جائے اور اس کے خاندان کو اس کی مدد کا موقعہ فراہم کیا جائے اور اسے وکیل مہیا کیا جائے۔ نسل پرستی تشدد اور منشیات کے کاروبار ایسے ہیں کہ ان میں گرفتار شدہ شخص کو ضمانت کا حق نہیں دیا گیا۔ ملک میں دکھائی جانے والی فلموں اور ایسے ہی دیگر شو (SHOW) کو سنسر کروانا ضروری نہیں۔ البتہ لوگوں کے عمر کے لحاظ سے مختلف گروپ بنا دئے گئے ہیں۔ مصنفین کو کاپی رائٹ کے مکمل فوائد دئے گئے ہیں۔ ہر شخص کو اس بات کا حق ہے کہ وہ عدالت کے ذریعے اپنے متعلق کسی بات کا فیصلہ کروائے ہر شخص کو اس بات کا بھی حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنے متعلق اس معلومات کے حصول میں آزاد ہو جو اس کے متعلق حکومتی اداروں میں محفوظ ہیں۔ اور وہ ان حقائق کی درستی کا مجاز ہے

اگر وہ دیکھے کہ ان میں سے کوئی بات غلط درج ہو گئی ہے

ملازمین کے حقوق کی خاص طور پر نگہداشت کی گئی ہے۔ اگر کوئی اپنے ملازم کو بلا وجہ نوکری سے برخواست کر دے تو اسے جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔ کنسٹی ٹیوشن میں اس جرمانے کی مقدار بھی مقرر کر دی گئی ہے۔ جو اس کے ملازمت کے عرصے کا گارنٹیڈ فنڈ ہے اس کا چالیس فیصد جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔ ہفتے میں ۴۴ گھنٹے سے زیادہ ملازمین سے کام نہیں لیا جا سکتا نہ کسی دن ۸ گھنٹے سے زیادہ انہیں مزدوری کرنے کے لئے کہا جائے گا۔ جہاں کام مسلسل جاری رہتا ہے وہاں صرف ۶ گھنٹے کام لیا جا سکتا ہے اور اگر اوور ٹائم لگوایا جائے۔ تو ۵۰٪ اجرت زیادہ دینا لازمی ہے۔ چھٹیوں کے دوران ۱/۳ تنخواہ کا دیا جانا لازمی ہے تاکہ ملازم اپنی چھٹیوں کو اچھی طرح گذار سکے۔ اسی طرح ملازمت کے سلسلے میں اور بھی متعدد مفید اور ضروری باتوں کو کنسٹی ٹیوشن میں درج کیا گیا ہے۔

سارے ملک میں کم سے کم اجرت مقرر کر دی گئی ہے۔ اور اس میں حالات کے مطابق تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ لازم ہے کہ یہ کم از کم اتنی رقم ہو جس سے انسان اپنی ضروریات زندگی پوری کر سکتا ہے اگر کسی ملازم کی اجرت وقت پر ادا نہ کی جائے یعنی اسے روک لیا جائے تو اسے کنسٹی ٹیوشن کے مطابق جرم کہا جائے گا۔ جن ملازم عورتوں کے بچے ۶ سال سے کم عمر کے ہیں ان کے لئے نرسری کا مہیا کرنا بھی لازم قرار دیا گیا ہے۔ ۳۵ سال کے بعد پنشن لی جا سکتی ہے۔ یہ عرصہ مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے ۳۰ سال مقرر کئے گئے ہیں لیکن تعلیم کے پیشے میں مرد ۳۰ سال کے بعد پنشن لے سکتے ہیں۔ اور عورتیں ۲۵ سال کے بعد۔ اور جہاں تک عمر کا سوال ہے۔ مردوں کی عمر ۶۵ سال ہو تو انہیں پنشن دی جائے اور عورتوں کی عمر ۶۰ سال ہو تو ان کو پنشن دی جانی چاہیئے۔

معذور لوگوں کے لئے خاص طور پر کنسٹی ٹیوشن میں ایک شق رکھی گئی ہے کہ ان کو ملازمتوں میں حصہ ملنا چاہیئے۔

جہاں تک حکومتی نوکریوں کا سوال ہے۔ ان کے لئے سول سروس کا امتحان پاس کرنا لازمی ہے سیاسی حقوق کسی قدر بدل گئے ہیں مثلاً ووٹ دینے کی عمر ۱۶ سال اور ۱۸ سال سے زیادہ عمر کے ہر شخص کے لئے لازم ہے کہ ووٹ ڈالے۔

ہر ۵ سال کے بعد مونسپلٹیاں اپنے طرز حکومت کے متعلق فیصلہ کر سکتی ہیں اور ان میں ضروری اور مفید ردو بدل کا انہیں حق ہے۔

ایگزیکٹو برانچ کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ محض ایک حکم جاری کرنے سے کسی قانون کو نافذ کر سکے یہ ایسی بات ہے جو فوجی حکومت کے دوران اکثر ہوتی تھی۔ صدر کے عہدہ کی معیاد ۶ سال کی بجائے اب ۵ سال کر دی گئی ہے۔ اس دفعہ صدر کے لئے ۱۵ نومبر ۱۹۸۹ء کو انتخاب ہو گا۔ لیکن موجودہ صدر جوسے سارنے ۱۵ مارچ ۱۹۹۰ء تک اپنے عہدے پر فائز رہیں گے۔

فیڈرل گورنمنٹ نے مختلف الاؤنسوں کی مقدار بڑھا دی ہے اور یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم کے لئے اپنے ٹیکس ریوینیو کا ۱۸ فیصد وقف کیا جائے گا۔ شادی ایک فری آزاد سول رسم شمار کی جائے گی اور سول میرج کو طلاق کے ذریعے ختم کیا جا سکے گا۔

ان ساری باتوں کو دیکھ کر یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ اگر انسان کو صحیح معنوں میں آزادی ملے تو انسان فوری طور پر اپنی کن کن ضروریات پر توجہ دیتا ہے اور کن ضروریات کے لئے وہ لمبی مدت کی سکیمیں بناتا ہے۔ مارشل لاء کے دوران تو زبانیں بھی بند ہوتی ہیں اور کام کی طاقتیں بھی شل ہو جاتی ہیں۔

بھیک نہیں تجارت

پولینڈ کے نئے وزیر اعظم کا کہنا ہے کہ اب تک تو مغربی ممالک کا رویہ پولینڈ کی نئی حکومت کے موافق ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ صرف اتنا ہی کافی نہیں پولینڈ

کو مغربی ممالک کی مدد کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم کوئی خیرات نہیں مانگ رہے ہمیں نئے دور میں داخل ہو کر کامیاب زندگی گزارنے کیلئے مغرب کے ساتھ تجارت کی ضرورت ہے۔ اور مغرب کی یہ تجارت مغرب کیلئے بھی مفید ثابت ہوگی فوری طور پر نہ سہی کچھ عرصے کے بعد تو یقیناً وہ محسوس کریں گے کہ انہیں بھی اس کا فائدہ پہنچا ہے۔

پولینڈ کے نئے وزیراعظم ڈیڈیوز موزو ویسکی ہیں۔ انہوں نے یہ بات سنڈے ٹیلی گراف کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں کہی۔ یہ سالیڈیریٹی کے رہنما مسٹر ولیسا کے پرانے رفیق کار ہیں۔ اور ان کی یہ کوشش ہے کہ ایسی کیبنٹ بنائیں جس میں سالیڈیریٹی کو ہر طرح برتری حاصل ہو۔ اگرچہ وہ وزارت دفاع اور وزارتِ داخلہ کمیونسٹوں کے سپرد کر رہے ہیں۔

مسٹر موزوویسکی نے ایک پولینڈ نژاد امریکی باربرا جانسن کی تعریف کی کہ وہ دس کروڑ ڈالر گڈانسک کے لینن شپ یارڈ میں لگانے کے لئے تیار ہیں۔ جب کمیونسٹ پارٹی کی حکومت تھی تو وہ اس شپ یارڈ کو دو سال کے عرصے میں بند کر دینا چاہتی تھی۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ وہ مغرب سے جو یہ اپیل کر رہے ہیں کہ وہ اپنا روپیہ پولینڈ کی صنعت کاری میں لگائیں تو کیا انہیں اس بات کا خوف نہیں ہے کہ آہستہ آہستہ پولینڈ پر مغرب کے دیگر ممالک تجارتی اور صنعتی لحاظ سے قابض ہو جائیں گے۔ مسٹر موزوویسکی نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ اس وقت ہم جلدی میں ہیں۔ میں اس طرح کام کرنا چاہتا ہوں کہ اگر فوری طور پر ہمیں کوئی نہ بھی فائدہ ہو تو ہم آہستہ آہستہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں گے اور اپنی تجارت اور صنعت کو فروغ دے سکیں۔ اس سے لوگوں کو یہ احساس تو ضرور ہوگا کہ اگرچہ انہیں روزی تو زیادہ نہیں مل رہی لیکن وہ بہتر طریق کار کی طرف چل پڑے ہیں۔

مسٹر ولیسا نے سنڈے ایکسپریس کو انٹرویو دیتے ہوئے ان خیالات کی تائید کی اور انہوں نے کہا کہ مغرب کو چاہیئے کہ وہ پولینڈ کی فوری مدد کرے۔ ایسا نہ ہو کہ مدد کرنے کا وقت ہاتھ سے نکل جائے۔ ہم خیرات نہیں مانگتے۔ ہم آپ کو کام کی ترغیب دیتے ہیں اور اس کام سے منافع حاصل کرنے کی۔ انہوں نے کہا کہ پولینڈ کے باشندے نہ تو سرمایہ دارانہ نظام چاہتے ہیں۔ نہ کمیونسٹ نظام، بلکہ ان کے مدنظر پولش نظام ہے اور وہ تمام مسائل کا پولش حل چاہتے ہیں

ایک نئی قسم کی فوج

لندن سے شائع ہونے والے سنڈے ٹائمز نے بتایا ہے کہ برطانیہ کے شہزادہ چارلس ایک رضاکارانہ کمیونٹی فوج قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس فوج کی نفری ایک لاکھ افراد پر مشتمل ہوگی اور اس میں شامل ہونے والوں کی عمریں ۱۷ سال سے ۲۵ سال تک ہوں گی۔ کام ان کا یہ ہوگا کہ معذوروں کی مدد کریں یا ایسی زمینوں کو آباد کریں اور قابل پیداوار بنائیں جو اس وقت یونہی چھوڑی ہوئی ہیں۔ اس سکیم کا باقاعدہ طور پر اگلے سال اعلان کیا جائے گا۔ اس کے لئے ضروری مالی امور کی ذمہ دار حکومت ہوگی یا وہ لوگ جن کے ہاں اس فوج کے افراد کام کر رہے ہیں اس سکیم کے لئے شہزادے کو حکومت کے وزراء تاجروں کی تنظیموں اور بڑے بڑے عمائدین (وہ بھی جو اس وقت اپوزیشن پارٹی میں شامل ہیں) کی حمایت حاصل ہے۔ ان لوگوں کو بارہ ہفتے تک کام کرنا پڑے گا۔

سنڈے ٹائمز کا کہنا ہے کہ اس فوج کے ذریعے برطانیہ کی متعدد مشکلات کا حل کیا جا سکے گا۔ بوڑھے لوگوں کی خبر گیری کے لئے بھی ان کی خدمات لی جا سکیں گی اور اس طرح بہت سے لوگوں کو چین اور سکون مل سکے گا۔ لوگوں کا یہ خیال کہ شہزادے کا کوئی کردار سامنے نہیں آرہا۔ اس سکیم سے غلط ثابت ہو جائے گا۔ جو لوگ اس فوج کے لئے کام کریں گے وہ طالب علم ہوں یا مزدور طبقہ ان کا معمول کا الاؤنس انہیں ملتا رہے گا۔ اور اس کے دیگر اخراجات کے لئے تجار حضرات سے رقوم اکٹھی کی جا سکیں گی۔ شروع میں اس فوج کی نفری دس ہزار افراد ہوگی لیکن اس کے بعد ہر سال ایک لاکھ افراد اس سلسلے میں ملک کی خدمت کیا کریں گے شہزادہ چارلس کا خیال ہے کہ ان کی اس سکیم کے ذریعے نوجوانوں کو عمومی تجربہ حاصل ہو جائے گا۔ اور مختلف عوامل کے پس منظر سے بھی وہ آگاہ ہو سکیں گے۔ اور جو اس وقت تک سوسائٹی کو نقصان پہنچ چکا ہے اس کا ازالہ بھی کیا جا سکے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

• پی آئی اے کے ایک ترجمان کے مطابق گم شدہ فوکر طیارے کی فضائی تلاش کا کام سو فیصدی مکمل کیا جا چکا ہے لیکن زمینی تلاش ابھی جاری ہے۔ اسکے علاوہ ترجمان نے کہا کہ پربونیاٹ جھیل کا ہیلی کاپٹر کے ذریعے فضائی معائنہ کیا گیا ہے۔ لیکن وہاں طیارے کی کوئی نشانی موجود نہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ جھیل کا پانی اس قدر یخ بستہ ہے کہ اس میں غوطہ خوروں کو اتارنا ممکن نہیں کیونکہ فوکر طیارے کی تلاش میں مزید جانوں کی قربانی نہیں دی جا سکتی تاہم اس تلاش کے لئے ٹیمیں روانہ کی جا رہی ہیں۔

• حیدر آباد اور لطیف آباد میں ۳۶ گھنٹے کے بعد حیدر آباد شہر میں کرفیو کے وقفوں کے دوران فسادات میں ۲۰ افراد ہلاک اور ۴۰ افراد زخمی ہو گئے۔ ایک گتہ فیکٹری کو آگ لگا دی گئی۔ شہر کے مختلف علاقوں سے گذشتہ رات فائرنگ کی بھی اطلاع ملی ہے۔

• وفاقی وزیر اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ حکومت صوبوں کے ساتھ غیر مشروط تعاون کے لئے تیار ہے۔ تاکہ قیمتوں میں اضافے، غیر قانونی اسلحہ خصوصی طور پر عورتوں کے خلاف پولیس کے تشدد کا خاتمہ کیا جا سکے۔ اور شہری مسائل حل کئے جا سکیں۔

• حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا ایک مشترکہ اجلاس آج یہاں پارلیمنٹ ہاؤس میں منعقد ہوا جس میں ایوان کی کارروائی کو بہتر طریقے سے چلانے کے لئے اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے۔ فیصلہ کیا گیا کہ اسمبلی اجلاس روزانہ ہوگا۔ التوا اور استحقاق کی تحریکیں سپیکر کے چیمبر میں ختم نہیں کی جائینگی۔ غیر ضروری اعتراض نہیں اٹھائے جائیں گے۔ اور نہ ہی کواس ٹاک ہوگی۔ ہاؤس کمیٹی کو مؤثر بنایا جائے گا۔ الیکٹرانک میڈیا فریقین کو مناسب وقت دے گا۔

• پاکستان نے ان خبروں کی تردید کی ہے کہ اس نے ظاہر شاہ کو ویزا جاری کیا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ظاہر شاہ کی واپسی کے بارے میں بات کرنا قبل از وقت ہے

• افغانستان کے صدر نجیب اللہ خان نے عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ خان عبدالولی خان سے ملاقات کی اور افغانستان کی موجودہ صورت حال قومی مصالحت کی پالیسی کے نفاذ اور مسئلہ افغانستان کے سیاسی حل سے متعلقہ امور پر تبادلہ خیالات کیا۔

• افغان فوج کے سینئر کمانڈر دوست محمد اپنے نائب اور ۵۰ دیگر فوجیوں کے ہمراہ مجاہدین سے آملے ہیں۔ انہوں نے اپنا تمام اسلحہ جس میں دو بھاری توپیں ۷۷ میزائل اور ۸۲ ایم ایم مارٹر توپیں بھی شامل ہیں مجاہدین کے حوالے کر دیا۔

• غلام مصطفیٰ کھر کے ترجمان نے بتایا ہے کہ ملک غلام مصطفیٰ کھر جلد وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کریں گے اور ان کے ساتھ کھانا بھی کھائیں گے۔ اور وہ وزیراعظم سے ملاقات کے دوران پارٹی میں شمولیت کا اعلان بھی کریں گے

• سیور ریفل کی چوتھی قرعہ اندازی میں بیس لاکھ روپے کا "بمپر پرائز" صوابی کے ایک غریب کسان حریف گل کے نام نکلا۔

خدا تعالیٰ کی راہ بہت دشوار گزار ہے (ملفوظات جلد صفحہ ۲۹)

روحانی بارش سے ایمان تروتازہ ہوجاتا ہے

ارشادات حضرت فضلِ عمر

جب مادی بادل برستے ہیں تو اُن کے برسنے سے ہر قسم کی روئیدگی ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ بارش ایک ہی ہوتی ہے مگر اُسی بارش سے ایک طرف میٹھے پھل پیدا ہوتے ہیں اور دوسری طرف اسی بارش سے کڑوے پھلوں کو بھی نشوونما حاصل ہوتا ہے۔ بارش کا ایک ہی قطرہ جہاں انگور کو زیادہ شیریں بنا دیتا ہے۔ جہاں آم کو زیادہ شیریں بنا دیتا ہے۔ جہاں اور مختلف میٹھے پھلوں کو زیادہ شیریں بنا دیتا ہے وہاں بارش کا وہی قطرہ کیکر کو اور حنظل کو زیادہ تلخ بنا دیتا ہے۔ کھٹی چیزوں کو زیادہ ترش بنا دیتا ہے۔ وہی بارش کا قطرہ جو انسان کے اندر گوشت پیدا کر دیتا ہے وہی قطرہ گھاس کے اندر روئیدگی پیدا کرتا ہے، جنگل میں اُگی ہوئی مختلف قسم کی جھاڑیاں اور جڑی بوٹیاں جن کے نام بھی ہمیں معلوم نہیں اور پہاڑیوں کی وادیوں میں پیدا ہونیوالی بوٹیاں بھی اسی بارش سے اپنی روئیدگی کو اُبھارنا شروع کر دیتی ہیں۔ غرض بارش کا وہی قطرہ جہاں انسان کے اندر تروتازگی اور نمو پیدا کرتا ہے وہاں وہ جنگل میں اُگنے والی ہزاروں قسم کی جڑی بوٹیوں میں بھی روئیدگی پیدا کر دیتا ہے۔ یہی حال انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں بھی ہوتا ہے۔ یعنی جب رُوحانی بارش آسمان سے نازل ہوتی ہے تو دونوں قسم کی روئیدگی ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ ایک طرف سویا ہوا کفر بھی بیدار ہو جاتا ہے اور دوسری طرف ایمان بھی تروتازہ ہو جاتا ہے۔ کفر بھی اس زمانہ میں اپنی شان دکھانا شروع کر دیتا ہے اور مخالف لوگوں کے اندر بھی ایک نئی قسم کی بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے آخر مکّہ بھی وہی تھا اور عرب بھی وہی تھا لیکن آپ کی بعثت سے قبل عرب کے سرداروں کا کوئی نظام معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ہم کفار کو بھی منظم اور مصروفِ عمل پاتے ہیں اور وہ سارے کے سارے اس کام کے لئے کوشاں نظر آتے ہیں کہ کسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو پھیلنے سے روکیں اور سارے متحد ہو کر اس دین کو مٹانے کے لئے کوشش کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ یہ تنظیم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل نہیں تھی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ جب آسمان سے بارش آتی ہے تو ہر قسم کی چیزوں میں روئیدگی پیدا ہو جاتی ہے اور کفر بھی اپنا سر اُٹھانا شروع کر دیتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں جب جھوٹے مدعی کھڑے ہوتے ہیں تو لوگ اُن سے کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتے کیونکہ بکری بکری سے کبھی نہیں ڈرتی۔ بکری شیر سے ڈرا کرتی ہے۔ اس لئے جب کوئی جھوٹا مدعی کھڑا ہوتا ہے تو لوگ اُس سے نہیں ڈرتے۔ لیکن جب کبھی فطرتِ انسانی یہ سمجھتی ہے کہ سچا موعود آگیا ہے تو اُسوقت کافر بھی بیدار ہو جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ سچا خطرہ ہے اس کو دُور کرنے کی کوشش کرنا میرے لئے ضروری ہے۔

تو جس طرح بارش کا پانی گرنے سے ہر قسم کی روئیدگی پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح رُوحانی بارش کے وقت ایمان بھی تروتازہ ہو جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنات توجہ فرمائیں

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا رواں سال ۳۰، ستمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ لیکن ابھی تک درج ذیل لجنات نادھند ہیں۔ یہ لجنات فوری طور پر اپنے لازمی چندہ جات جلد از جلد ۳۰، ستمبر سے قبل دفتر لجنہ میں بھجوا دیں۔

ضلع اٹک :- ۱۔ کسراں۔

اوکاڑہ :- ۱۔ بصیرپور ۲۔ حویلی لکھا ۳۔ صدر گوگیرہ ۴۔ چک S.P.۱ ۵۔ چک ۲۷، L-۴ ۶۔ چک ۳۶-۳۵، ۷۔ چک ۵۱، R-۳ ۸۔ چک ۵۲، L-۲، ۹۔ حویلی وساویوالہ۔

بدین :- خدا آباد۔

بہاولپور :- ۱۔ چک ۲۲، حمیدہ آباد۔

بہاولنگر :- ۱۔ چک ۱۰۲، R-۶ ۲۔ چک ۱۰۳، R-۶ ۳۔ چک ۱۴۱، مراد ۴۔ چک ۱۶۸، مراد ۵۔ چک ۱۶۹، مراد ۶۔ چک ۲۰۶، مراد۔ ۷۔ ڈیرہ باجوہ ۸۔ ہارون آباد۔

بھکر :- ۱۔ چک ۴۷، T.D.A ۲۔ چک ۴۹، M.L۔

تھرپارکر :- ۱۔ اسماعیل آباد ۲۔ محمود آباد فارم ۳۔ میرپور خاص۔ ۴۔ ناصر آباد فارم

جھنگ :- ۱۔ چک ۲۴۴ ۲۔ لولہ شریف ۳۔ چک بتھرمہ

چکوال :- ۱۔ پنجند ۲۔ رتوچھ

خیرپور :- ۱۔ خیرپور ۲۔ گوٹھ فتح دین باجوہ۔

خوشاب :- ۱۔ احمد آباد بھتولی ۲۔ بھان احمدیہ ۳۔ پکا مجوکہ۔ ۴۔ چک ۲، T.D.A ۵۔ قائد آباد ۶۔ روڈہ ۷۔ حویلی مجوکہ

خانیوال :- ۱۔ چک ۱۳، وی ۲۔ حسن پور ۳۔ سرائے سدھو

ڈیرہ غازیخان :- ۱۔ شادن لنڈ۔

راولپنڈی :- ۱۔ چنگا بنگیال ۲۔ مندوال پٹھان۔

رحیم یارخان :- ۱۔ اقبال آباد ۲۔ بستی بابا اللہ بخش ۳۔ بستی جھنڈا بابا ۴۔ بستی جھول ۵۔ چک ۱۰، P ۶۔ چک ۲۰، N.P ۷۔ چک ۶۵، P ۸۔ چک ۷۴، P ۹۔ چک ۱۲۰، P ۱۰۔ چک ۱۳۳، P ۱۱۔ چک ۲۱۳، P ۱۲۔ چوک جیٹھا بھٹہ۔

سانگھڑ :- ۱۔ چک ۲۴ ۲۔ چک ۳۳ ۳۔ گوٹھ فتح پور۔

ساہیوال :- ۱۔ پاکپتن ۲۔ چک ۶، L-۱۱ ۳۔ چک ۳۹، L-۱۲۔ ۴۔ چک ۹۹، R-۶ ۵۔ چک ۱۳۲، L-۹ ۶۔ چک ۱۳۷، L-۹ ۷۔ بیچہ وطنی ۸۔ عارف والا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آزادی مذہب اور عبادت کا حق

پادری "آر۔ جو سورتھ سمتھ" ایم۔ اے (سابق فیلو آف ٹرینیٹی کالج آکسفورڈ) نے اپنی کتاب "محمد اور محمڈن ازم" کے ص نمبر ۲۵۳ پر لکھا ہے کہ

"ـــــ میں نے اپنے تیسرے لیکچر میں عیسائی اور مسلمان مذہبی جنگوں کی شدت کے متعلق جو کچھ کہا ہے اسے بے شمار دلائل سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ میں یہاں صرف ایک مثال پر اکتفا کرونگا۔ جو ارض مقدس کی جنگوں کے متعلق ہے یروشلم ۶۳۷ء میں طویل محاصرہ کے بعد (حضرت) عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوا اس دوران کوئی جائیداد (سوائے محاصرہ کے ایام کے) برباد نہ ہوئی اور سوائے میدان جنگ کے ایک قطرہ بھی خون کا نہ بہایا گیا۔ (حضرت) عمرؓ بڑے پادری کے ساتھ شہر کی تاریخ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے۔ نماز کے وقت عیسائی مذہبی راہنما نے (حضرت) عمرؓ سے خواہش کی کہ وہ ان کی سب سے بڑی اور مقدس عبادت گاہ میں نماز ادا کریں لیکن (حضرت) عمرؓ نے اس خیال سے ان کی خواہش کو ٹھکرا دیا۔

مبادا ان کا یہ فعل بعد میں آنے والوں کے لئے مثال بن جائے اور اس طرح آزادیٔ مذہب اور عبادت کا وہ حق جو وہ اپنی رعایا کو دینا چاہتے تھے۔ مجروح نہ ہو

یروشلم پر مختصر سے محاصرہ کے بعد عیسائیوں کا قبضہ ہو گیا۔ یروشلم پر یورش ہوئی اور تین دن تباہی و بربادی کا طوفان جاری رہا۔ جس میں مرد، عورتیں اور بچے غارت گری کا شکار بنے ستر ہزار مسلمان تہ تیغ ہوئے۔ ان میں سے دس ہزار مسجد عمرؓ میں ہی کام آئے۔ یہ اعداد و شمار دشمن کے مہیا کردہ نہیں بلکہ پادریوں بالخصوص مولڈ آف چارٹرس کے فراہم کردہ ہیں" ریمانڈ آف ایجائلز" آرک بشپ آف پسا" اس بیان کی تصدیق کرتے ہیں کہ شہر کو پامال کیا گیا۔ لیکن جلد ہی مسلمان دوبارہ قابض ہو گئے۔ صلاح الدین اعظم کو انتقام لینے کا عمدہ موقع مل گیا۔ لیکن اس نے گاڈفری کا نمونہ اختیار کرنے کی بجائے (حضرت) عمرؓ کا اسوہ اختیار کیا۔ کسی ایک شخص کو قتل نہ کیا۔ جنگی قیدیوں کو تاوان ادا کرنے کی سہولت مہیا کی گئی۔ یورپی عیسائی شہر چھوڑ گئے۔ لیکن شرقی عیسائی امن و امان سے وہیں زندگی بسر کرنے لگے ـــــ

رحم دلی کے دعویدار اور اس کا پرچار کرنے والے عیسائی اور عیسائیت کا تمدن قائم کرنے کے مدعی قابل تقلید مثال قائم کرنے سے قاصر رہے۔ افریقہ ہی کو دیکھ لو مجھے معلوم نہیں کہ مسلمانوں نے فتحیاب ہونے کے بعد شمالی افریقہ میں کسی ایک شہر کو بھی نذر آتش کیا ہو۔ (حفظِ ماتقدم کے طور پر۔ اپنا اقتدار بڑھانے کے لئے یا انتقام لینے کے لئے) کیا انگلستان بھی ایسا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اگر ہم یہ فرض بھی کر لیں (اگرچہ ایسا کرنا بہت بڑی جسارت ہو گی) کہ ۱۸۷۳ء والی گولڈ کوسٹ کی جنگ جائز تھی اور کہ دشمن کے دارالخلافہ کو جلا دینا ضرورت تھی۔ جب بھی فی الحقیقت

ایسا کرنا فتح کا جشن منانے کی بجائے قوم کے لئے رسوائی کا باعث بنا۔

ہم میں سے کسی ایک فرد کو بھی صلاح الدین اور عمر کے کردار کے برعکس اس رسوا کن قومی قتل پر ندامت اور رنج کا اظہار کرنے کی بھی توفیق نہ ہوئی ..... الخ ص ۲۵۵

اگر گولڈ کوسٹ کی جنگ ہمارے اثر و رسوخ کو بڑھانے کے لئے نہ ہوتی۔ یا ایسی مملکت کے تحفظ کے لئے نہ ہوتی جس کو ہم نے قابل اعتراض ذرائع سے حاصل نہ کیا تھا بلکہ اخلاقی اقدار کی ترویج و تکمیل کے لئے ہوتی تو معاملہ اس کے برعکس ہوتا۔ ہم مانیں یا نہ مانیں یہ جنگ اپنے عواقب کے اعتبار سے ہمارے لئے رسوا کن ثابت ہوئی۔

وسطی ایشیاء کے فاتح محمود غزنوی کے متعلق ایک روایت بیان کی جاتی ہے (جو یقیناً ہمارے حالات پر منطبق ہوتی ہے) ایران پر قبضہ کرنے کے بعد کا واقعہ ہے کہ ریگستان میں ایک قافلہ کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ اس میں قتل ہونے والے ایک شخص کی والدہ محمود غزنوی کے پاس شکایت لے کر آئی محمود نے اتنے دور دراز علاقہ میں امن قائم نہ کر سکنے پر معذرت کا اظہار کیا۔ اس پر اس بہادر عورت نے کہا کہ

اگر آپ اپنی سلطنت میں امن و امان قائم نہیں کر سکتے تو پھر سلطنت کو اس قدر وسعت کیوں دے رکھی ہے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دینگے" محمود اس پر بہت شرمندہ ہوا (ہمیں معلوم نہیں اس کے بعد اس نے فتوحات کا سلسلہ بند کر دیا؟ کیونکہ اس کے بعد وہ جلد ہی اس دنیا سے کوچ کر گیا۔) لیکن بہرحال اس نے اس عورت کو انعام و اکرام سے نوازا اور قافلوں کی حفاظت کی طرف خصوصی توجہ دینے کا اہتمام کیا....."

مرسلہ۔ میاں محمد ابراہیم

بشکریہ ہفت روزہ لاہور

۲۳ جولائی ۱۹۸۸ء

ہر گھر میں "الفضل" پہنچانے کی ضرورت

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے ارشادات

"سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر گھر میں "الفضل" پہنچے اور "الفضل" سے ہر گھر فائدہ اٹھا رہا ہو۔ ابھی جماعت کے حالات ایسے نہیں کہ ہر گھر اس سے فائدہ بھی نہ اٹھا سکے۔ اگر ہر جماعت میں "الفضل" پہنچ جائے اور جو بڑی جماعت ہے اور اس کے آگے کئی حلقے ہیں اس کے ہر حلقہ میں الفضل پہنچ جائے اور الفضل کے مضامین وغیرہ دوستوں کو سنائے جائیں تو ساری جماعت اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ خصوصاً امام جماعت (ثالث) کے خطبات اور مضامین اور درس اور ڈائریاں وغیرہ ضرور سنائی جائیں۔ خصوصاً میں نے اس لئے کہا ہے کہ

"اللہ تعالیٰ نے امام جماعت (ثالث) کو امر بالمعروف کا مرکزی نقطہ بنایا ہے ...... "الفضل" اس شخص کی بات آپ کے کانوں تک پہنچاتا ہے جس کے ذمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات لگائی ہے کہ جماعت کے متعلق وہ یہ فیصلہ کرے کہ اسے اس وقت فلاں کام کرنے چاہئیں لیکن اگر آپ اپنے کانوں میں الفضل نہ منگوا کر یا اسے نہ سن کر انگلیاں ڈال لیں تو پھر کام کیسے چلے گا۔ ہر جماعت میں کم از کم ایک پرچہ الفضل کا جانا چاہیئے اور اس کی ذمہ داری امراء اضلاع اور ضلع کے مربیان پر ہے اور اس کی تعمیل دو مہینے کے اندر اندر ہو جانی چاہیئے۔"

(از خطبہ جمعہ بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الثالث)

اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو (رازِ حقیقت)

بے بی گروتھ کورس BABY GROWTH COURSE
۳۰ روزہ کورس
قیمت -/۲۵

چھوٹا قد کورس DWAR FISHNESS COURSE
۱۰۰ روزہ کورس
قیمت -/۱۰۰

کمزوری جسم کورس BODY BUILDING COURSE
۳۰ روزہ کورس
قیمت -/۴۵

موٹاپا کورس OBESITY COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۶۰

مٹی چھوڑ کورس MITTI CHOUR COURSE
۳۰ روزہ کورس
قیمت -/۱۵

تفصیلی لٹریچر فری طلب فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ
فون: سیلز، کلینک، رہائش ڈاکٹرز
۶۷۱، ۶۰۶، ۶۰۷

دانت مت نکلوائیے
دانت اچھے تو صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج
دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے۔

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔

شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون ۵۴۳

ربوہ میں آپکے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالمنان ناصر
ولد
میاں عبدالسلام
عقب چھلی پیالی گری ربوہ
فون دکان: ۵۵۰ رہائش ۴۲۹، ۵۴۹

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرمالینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پرطے فرمایا کریں۔ (مینیجر الفضل)

سرزمین قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی
۷۴۸۴۴، ۹۰۶، ـــ، ۳۱۰۲۹، ـــ

راحت جان
تبخیر معدہ کی مجرب دوا
قیمت -/۱۴

شربت صدر
نزلہ، زکام اور کھانسی کیلئے
قیمت -/۸

تریاق معدہ
خرابی ہاضمہ کا مؤثر علاج
قیمت -/۱۴

تریاق بواسیر
بواسیر کا شافی علاج
قیمت -/۱۵

روشن کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
قیمت -/۵

اکسیر پائیوریا
خون اور پیپ کو روکتا ہے
قیمت -/۱۰

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار۔ ربوہ
پوسٹ بکس نمبر ۶۰ فون نمبر ۶۳۴

احباب خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
(مینیجر الفضل)

بیکری، کنفکشنری، شربت، آئس کریم
سوڈا واٹر، چاولوں اور کھانوں کیلئے
ایس کے اے کیمیکلز فیصل آباد کے
• فوڈ کلرز • اور ایسنس ہمیشہ استعمال کریں
سول ڈسٹری بیوٹرز

داؤد ٹریڈرز
گول صابن والا
فیصل آباد
فون: ۲۳۲۵۸

قدیمی، اوّلین، شہرۂ آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
و کراچی: فون ۴۱۳۲۵۱
و لاہور: 1-D-۳ گلشن راوی
و ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
و منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
و رحیم یار خان: فون ۴۷۹۹
و ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون ۵۵۸

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں
الرؤف جیولرز
پروپرائیٹر۔ سید رؤف علی
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد
کراچی فون نمبر:- ۶۱۷۰۶۹

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ
بارعایت خریدنے
کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
فون ۶۳۸۴۹ فون ۵۲۶۶۷
مقبول پیپر مارٹ
گنپت روڈ۔ لاہور
رہائش: سی-۱۰۹ ماڈل ٹاؤن ۸۵۸۹۱۱
پروپرائیٹر ملک عبداللطیف ستکوہی

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ
پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

نرینہ اولاد سے محروم،
بے اولاد، اٹھراء،
سوکھا، گرمی، گیس کا
علاج کرنیوالے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

زیرِ نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
ابن حکیم نظام جان

برانچیں
ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالا: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی: محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
(خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ)

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ • پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ • فون نمبر ۷۴۸۴۴، ۰۴۳۱، ۷۶۴۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah